DOI: https://doi.org/10.52015/albasirah.v13i02.265

Al-Basirah البصيرة

V. 13, Issue 02, (Dec 2024)

Journal Home Page: https://albasirah.numl.edu.pk/

ISSN E: 2520-7334 ISSN P: 2222-4548

قرآن مجید کی سائنسی تفسیر اور دعوت دین پر اس کا اثر

The Scientific Exegesis of Quran and its Impact on Dawah

Dr. Saddaqat Hussain

Lecturer, Department of Higher Education, Muzaffarabad, AJ&K, Email: sadaqatajk2@gmail.com

Received: 20 Dec | Revised: 29 Dec | Accepted: 30 Dec | Available Online: 31 Dec

ABSTRACT

This research investigates the connection between the Quranic verses and modern scientific discoveries. The Quran describes various scientific facts at various places. The aim of this study is to know how the Quran harmonizes with the principles of modern scientific facts and what impact does it have on the preaching of Islam .

The Quran, the divine word of Allah, offers comprehensive guidance on various aspects of life, including moral, spiritual, and intellectual matters. Its verses talk about deep understanding of the natural world, in line with modern scientific knowledge in fields such as astronomy, biology, and physics etc. This study will analyze the timeless relevance of the Quran in understanding the universe.

I have adopted a qualitative comparative approach. Key Quranic verses related to scientific facts are analyzed in the light of modern scientific discoveries. Peer-reviewed scientific articles, books, and Quranic exegeses (Tafsir) were used as sources of knowledge to compare the Quranic descriptions with scientific knowledge. This methodology will allow a systematic examination of the comparison between the Quran's teachings and contemporary scientific facts and its impact on the mission of Dawah. The findings suggest that the Quranic wisdom is both timeless and relevant to the advancements of modern science and hence the scientific tafser of Quran should be used in Dawah.

Keywords:

Divine Wisdom, Scientific Truth, Faith and Reason, Contemporary Science, Quranic Study

Funding: This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for profit sectors. Correspondence Author: sadaqatajk2@gmail.com

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

1. تعارف:

قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور روئے زمین کی تمام مخلوقات اس قدر فصیح و بلیغ اور حکمت سے بھرپور کلام پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ یہ جہاں اللہ کی واحدنیت اور ہادی عالم ﷺ کی رسالت کی تعلیم دیتا ہے، وہاں جدید سائنس میں بھی ترقی کی دعوت دیتا ہے۔ ایک انصاف پسند انسان جو بیک وقت جمود اور علم جدیدہ کی مرعوبیت سے مبرا ہے، مطالعہ قرآن کے وقت یہ حقیقت معلوم کر کے ششدر و حیران رہ جاتا ہے کہ اگر یہ کتاب ایک امی پر آج سے چودہ سو برس پہلے عرب کے محدود اور علمی دنیا سے منقطع ماحول میں نازل ہوئی تھی اور اس میں ایک کثیر تعداد میں ان حقائق واکتشافات کا ذکر آیا ہے، جن کا تعلق تاریخ، جغرافیہ، طبعیات، فلکیات، اجرام سماوی، علم الحیات، طب اور ایسے بہت سے علوم سے بہت گہرا ہے۔ ان انکشافات میں کوئی ایسی بات نہیں کہی گئی ہے، جس کو معاصر سائنسی حقائق نے خلاف واقعہ ثابت کر دیا ہو۔

دعوت دین کی اشاعت ایک اہم فریضہ جو ہر مسلمان پر فرض ہے، لیکن آج کے سائنسی اور ٹیکنالوجی سے بھرپور دور میں اس فریضے کو جدید طریقوں سے نافذ کرنا ضروری ہے۔ قرآن مجید، جو اللہ کا کلام ہے، نہ صرف ہماری روحانیت کی رہنمائی کرتا ہے بلکہ اس میں ایسے سائنسی حقائق بھی موجود ہیں، جو آج کے دور کی سائنسی دریافتوں سے ہم آہنگ ہیں۔ اس وقت جب دنیا سائنسی ترقی کی بلندیوں کو چھو رہی ہے، دعوت دین کا عمل اسی سائنسی علم اور ترقی سے ہم آہنگ ہو کر زیادہ مؤثر اور طاقتور بن سکتا ہے۔

یہ مضمون قرآن میں موجود سائنسی بصیرتوں کو دعوت دین کے عمل میں شامل کرنے کے طریقوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم جدید سائنسی علم کو دعوت دین کے لیے ایک طاقتور آلے کے طور پر استعمال کریں، تاکہ مسلمانوں کی رہنمائی کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں تک بھی اسلام کا پیغام زیادہ مؤثر طریقے سے پہنچ سکے۔ قرآن میں سائنسی حقائق کا ذکر کرنے سے نہ صرف ایمان اور عقل کے درمیان تعلق مضبوط ہوتا ہے، بلکہ یہ دعوت دین کے عمل کو ایک جدید، علمی اور حقیقت پسندانہ زاویہ فراہم کرتا ہے۔

یہ تحقیق اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرتی ہے، جس میں قرآن کے سائنسی پہلوؤں کو موجودہ سائنسی علم کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کیا گیا۔ اس تحقیق کے ذریعے ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن کے سائنسی پیغامات اور جدید سائنسی دریافتیں ایک دوسرے کے ہم آہنگ ہیں اور یہ حقیقت دعوت دین کے مؤثر ذرائع میں ایک نیا رخ متعارف کراتی ہے۔ اس نئے دور میں جہاں سائنسی تفہیم اور ٹیکنالوجی انسانوں کی سوچ اور زندگی کے ہر پہلو کو بدل رہی ہے، قرآن کی سائنسی بصیرتیں ایک اہم اور مؤثر ذریعہ ہیں، جو ایمان کو نئی روشنی دیتی ہیں اور دین کی دعوت کو جدید اور عالمی سطح پر پھیلانے کے امکانات پیدا کرتی ہیں۔

2. دراسات سابقہ:

i. ”نظریہ انسانی ارتقاء، قرآنی حقائق و معارف اور جدید سائنسی اکتشافات کا جائزہ“ گلناز نعیم، 2013۔

اس مقالہ میں انسانی ارتقاء کے نظریہ کی تاریخ اور مختلف مذاہب میں ارتقاء کے بارے میں تعلیمات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ قرآن کی روشنی میں انسان کی تخلیق کے بارے میں سائنسی اور دینی نقطہ نظر کو بیان کیا گیا ہے۔

ii. ”قرآنی نباتات کے خواص وافادیت طب جدید کے نقطہ نظر سے“ فیاض احمد، 2009۔

اس تحقیق میں قرآن میں مذکور نباتات اور ان کے سائنسی فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے، ساتھ ہی قرآن کے اعجازات اور ان کی

OPEN ACCESS Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

سائنسی تفصیلات کو بیان کیا گیا ہے۔

iii. ’’آیات کونیہ پر شیخ طنطاوی اور محمد متولی الشعراوی کے مابین تقابل‘‘ قیوم اختر، 2012۔

اس مقالہ میں آیات کونیہ کی تفسیری جائزہ لیا گیا ہے اور امام طنطاوی اور محمد متولی الشعراوی کی تفاسیر کا تقابل کیا گیا ہے۔

iv. ’’قرآن کریم کی سائنسی تفسیر: ایک تنقیدی مطالعہ‘‘ مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری، 2008۔

اس مقالہ میں سائنسی تفسیر کے جواز، اس کی شرائط اور قرآن اور سائنس میں ممکنہ تعارضات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

v. ’’قرآنی آیات اور سائنسی حقائق‘‘ ڈاکٹر ہلوک نور باقی، 2000۔

اس کتاب میں قرآن کی پچاس آیات کی سائنسی تفسیر کی گئی ہے، جن میں ارض وسما، انسان کی تخلیق، پانی اور دل کی حقیقت جیسے موضوعات شامل ہیں۔

vi. ’’اسلام کا ہمہ گیر نظام صحت اور فطری طریقہ علاج‘‘ سلطان بشیر محمود۔

اس کتاب میں طب نبویؐ کے اصولوں اور سادہ غذا کے ذریعے بیماریوں سے بچاؤ کے طریقوں پر بات کی گئی ہے۔

vii. ’’ قرآن کے سائنسی انکشافات ‘‘ انور بن اختر، 2003۔

اس کتاب میں قرآن اور سائنسی تحقیقات کے تعلق اور قرآن کی سائنسی صداقت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور مسلمان سائنسدانوں کے شکوک وشبہات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

یہ لٹریچر ریویو متعلقہ موضوع پر موجود اہم تحقیقات کا احاطہ کرتا ہے اور اس میں قرآن کی سائنسی تفسیر، صحت کے حوالے سے قرآنی ہدایات، اور سائنسی انکشافات پر مختلف پہلوؤں سے تحقیق کی گئی ہے تاہم دعوت دین پر اسکے اثرات کا احاطہ نہیں کرتے۔

3. مقاصد تحقیق:

قرآن مجید میں موجود سائنسی حقائق اور جدید سائنسی علوم کے درمیان ہم آہنگی کو دریافت کرنا اور سائنسی اکتشافات کی مدد سے اسلامی دعوت کے عمل کو مزید مؤثر بنانا، اس تحقیق کا بنیادی مقصد ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے ایمان وعقیدے کی پختگی نصیب ہوگی اور قرآن کی حقانیت مزید واضح ہوگی۔

قرآنی آیات کے ذریعے جو سائنسی اکتشافات اب تک جو سامنے آئی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

4. زمین اور آسمان کا ملا ہونا: سائنسی تحقیق اور قرآنی حقیقت:

جدید فلکیات کے مطابق کائنات کی ابتدا "بگ بینگ" سے ہوئی تھی، جب تمام مادہ اور توانائی ایک نقطے میں مرکوز تھے اور پھر انفجار کے نتیجے میں کائنات پھیلنا شروع ہوئی۔ اس آیت کی سچائی نہ صرف قرآن کی اعجازیت کو ظاہر کرتی ہے بلکہ اللہ کی قدرت کو بھی عیاں کرتی ہے قرآن مجید کی سورہ انبیاء کی آیت نمبر تیس میں ارشاد باری تعالی ہے:

’’أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ‘‘[1]

1 *Al-Qur'ān*,Surah Al-Anbiya: 21/30

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

"کیاوہ لوگ جنہوں نے (نبی ﷺ کی) کی بات ماننے سے انکار کر دیا ہے، غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا"۔

قرآن مجید یہ انکشاف آج سے پندرہ سو سال پہلے بیان کرتا ہے کہ کائنات کے بالائی و زیریں حصے سب کچھ وحدت کی طرح پیوست تھے بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس وحدت کو منتشر کیا گیا اور مختلف حصے ایک دوسرے سے جدا کر دیئے۔[1]

ایک ایسی حقیقت کو بیان کیا ہے، جو آج کی سائنسی تحقیق سے ہم آہنگ ہے۔اس آیت میں بیان کی گئی حقیقت، آج سے پندرہ سو سال قبل قرآن میں آئی، جب کہ جدید سائنسی تحقیق نے بھی اس نظریے کی تصدیق کی ہے کہ کائنات کے آغاز میں سب کچھ ایک نقطہ میں مرکوز تھا اور پھر بیگ بینگ تھیوری کے مطابق کائنات کی وسعتیں پھیلنا شروع ہوئیں۔[2]

اس آیت کا دعوتی پہلو بہت اہم ہے کیونکہ یہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ قرآن مجید نہ صرف روحانیت بلکہ علم و سائنس کے میدان میں بھی اپنی عظمت کی نشان دہی کرتا ہے۔اس سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ قرآن میں موجود سائنسی حقائق کا ذکر انسانوں کے لیے رہنمائی ہے تاکہ وہ اپنے ایمان میں مزید پختگی پیدا کریں اور اللہ کی قدرت پر یقین رکھیں۔اس کے علاوہ، یہ آیت لوگوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اس کائنات کی حقیقت کو سمجھیں اور اس کے پیچھے کارفرما طاقت کو پہچانیں۔اس طرح قرآن نے نہ صرف ایمان کی فہم کو گہرا کیا بلکہ سائنسی تحقیق کے حوالے سے بھی ایک صحیح رہنمائی فراہم کی۔

5. کائنات کی وسعت پذیری: فلکیاتی حقائق اور قرآن:

یہ ایک شاندار حقیقت ہے کہ قرآن مجید نے ڈیڑھ ہزار سال قبل ایسی بات بیان کی، جس کا جدید سائنسی تحقیق سے پتہ چلا۔ جب کہ اس وقت عربوں کے پاس فلک بینی کا کوئی آلہ موجود نہ تھا۔قرآن میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا کہ کائنات پھیل رہی ہے۔اس بات کا انکشاف 1948ء میں کوہ پلومر کی دوربین سے ہوا، جو کائنات کی پھیلاؤ کی حقیقت کو ثابت کرتی ہے۔[3]

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ :

﴿وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ﴾[4]

"آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور ہم اس میں توسیع کرتے رہیں گے"

یہ بات اللہ تعالیٰ کے وجود کی ایک کھلی نشانی ہے۔[5]

یہ سائنسی حقیقت قرآن کی صداقت اور اللہ کے پیغام کی حقانیت کو اجاگر کرتی ہے اور مسلمانوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ قرآن پر ایمان لائیں اور اللہ کی قدرت کو تسلیم کریں۔قرآن کا یہ بیان نہ صرف ماضی میں ایک نشانی تھا بلکہ آج کی سائنسی تحقیق سے ہم آہنگ ہو کر اللہ کی عظمت کا شعور دلاتا ہے۔

---

1 Dr. Hussain, Sadaqat, "Dr. Amjad Hayat, The Scientific Interpretation of the Quran and the Responsibilities of Contemporary Exegesis," *Ma'arif Islami* (July–December 2022), vol. 21, issue 2.

2 Zahoor, Muhammad, "The Scientific Miracles of the Quran," Al-Huda International Publishers, 2007, p. 132.

3 Waqil, Abdul, *Islam, Science, and Muslims* (Lahore: Ilm-o-Irfan Publishers, 2009), p. 167.

4 *Al-Qur'ān*, Surah Adh-Dhariyat: 51/47.

5 Bucaille, Maurice. *The Qur'an and Modern Science: Compatible or Incompatible?* (Indianapolis: American Trust Publications, 2006), p. 124.

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

6. بلندی پر سانس کا مسئلہ: قدرتی مظاہر کا سائنسی تجزیہ:

عصر حاضر میں خلائی تحقیقات اور جہازوں کی ایجاد کے بعد یہ حقیقت سامنے آئی کہ بلندی پر جانے کے ساتھ ہوا میں آکسیجن کی مقدار کم ہونے لگتی ہے، جس کی وجہ سے سانس لینے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے مصنوعی آکسیجن فراہم کی جاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں نہ بلندی پر جانے کا کوئی ذریعہ تھا اور نہ ہی آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جیسے عناصر کا شعور، لیکن قرآن مجید کی ایک آیت اس دور میں بھی ایک حیرت انگیز حقیقت کو بیان کرتی ہے، جو آج کے سائنسی انکشافات کے عین مطابق ہے۔:

﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ﴾[1]

"پس (یہ حقیقت ہے کہ) جسے اللہ ہدایت بخشنے کا ارادہ رکھتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کے لئے گمراہی کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے (بلندی کو جا رہا ہے)"۔

یہ سائنسی انکشاف بھی اللہ کے دین کی حقانیت کی طرف کھلی دعوت دے رہا ہے۔

7. قرآن اور وقت کا سائنسی تصور:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اضافیت زماں کا تصور بیان کرتے ہوئے وقت کی نسبیت اور اس کی غیر مطلق نوعیت کو اجاگر کیا، جس کا جدید سائنسی تصورات سے گہرا تعلق ہے۔ اس بیان میں نہ صرف اللہ کی عظمت اور اس کے ہاں وقت کی حقیقت کا ذکر ہے، بلکہ یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ اللہ کا علم اور قدرت انسانی سمجھ سے کہیں زیادہ وسیع اور پیچیدہ ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ نے اضافیت زماں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

﴿ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ﴾[2]

"کہ دنیا کے ہزار سال اللہ کے یہاں ایک دن کے برابر ہیں"۔

علامہ جوہری طنطاوی کے مطابق اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں کہ یہ ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ اللہ کا علم اور اس کی قدرت مخلوقات کے علم سے کہیں بڑھ کر ہے اور وہ تمام کائنات کی حقیقت سے آگاہ ہے، خواہ وہ وقت ہو یا ماضی، حال، یا مستقبل۔ انہوں نے اس آیت کا سائنسی پہلو بھی بیان کیا اور کہا کہ اس کے مطابق، انسانوں کے مادی علم میں وقت کی پیمائش ایک محدود عمل ہے، لیکن اللہ کا علم اس سے کہیں زیادہ وسیع اور لامتناہی ہے۔[3]

آئن اسٹائن کا نظریہ اضافت (Theory of Relativity) دو اہم حصوں پر مشتمل ہے: خصوصی اضافت (Special Relativity) اور عمومی اضافت (General Relativity)۔ خصوصی اضافت 1905 میں آئن اسٹائن نے پیش کی، جس میں انہوں نے روشنی کی رفتار اور اس کے اثرات کے بارے میں بات کی۔ اس نظریے کے مطابق اگر کوئی جسم روشنی کی رفتار کے قریب حرکت کرتا ہے تو اس کے لیے وقت سست ہو جاتا ہے اور اس کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر

---

1 *Al-Qur'ān*, Surah Al-An'am: 6/126.
2 *Al-Qur'ān*, Surah As-Sajdah: 32/5.
3 Tantawi, Jawhari. *Tafseer al-Jawahir al-Quran*. Vol. 22, pp 228-230.

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

خلا باز زمین سے دور سفر کرتے ہیں تو ان کے لیے وقت سست ہوگا جبکہ زمین پر وقت معمول کے مطابق گزرے گا۔

آئن اسٹائن نے اپنی کتاب "Relativity: The Special and the General Theory" میں یہ واضح کیا کہ وقت اور جگہ مطلق نہیں ہیں، بلکہ یہ انحصار کرتے ہیں کہ آپ کس رفتار سے حرکت کر رہے ہیں۔

آئن اسٹائن کی کتاب سے ایک اقباس اس ضمن سے پیش ہے:

"Time and space are modes by which we think and not the conditions in which we live."[1]

نظریہ اضافت کے مطابق دنیا میں موجود ہر چیز کی رفتار روشنی کی رفتار سے کم ہو سکتی ہے، لیکن کوئی بھی چیز اس رفتار کو پار نہیں کر سکتی۔ عمومی اضافت میں آئن اسٹائن نے کشش ثقل کے اثرات کو اس نظریے میں شامل کیا جس کے مطابق بڑے اجسام جیسے سورج اور ستارے خلا کی ساخت کو مروڑ دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں زمین کی حرکت اور دیگر سیاروں کی کشش ثقل متاثر ہوتی ہے۔ اس نظریہ کی مدد سے خلا میں سفر کرنے والی نئی ٹیکنالوجیز کے امکانات بھی دریافت ہوئے ہیں، جیسا کہ آپ نے ذکر کیا کہ خلائی جہاز روشنی کی رفتار کے قریب سفر کرتے ہوئے دور دراز سیاروں تک پہنچ سکتے ہیں اور اس دوران زمین پر وقت مختلف رفتار سے گزرے گا۔[2]

معلوم ہوا کہ اضافت زماں کا نظریہ بہت پرانا ہے۔ اللہ کے یہاں ماضی و مستقبل نہیں بلکہ حال ہی حال ہے۔ نظریہ اضافت کی تیز رفتاری کو دنیا میں سب سے معروف تیزی ہے اس کے مطابق $E=mc^2$ E^6 سے مراد توانائی m^6 سے مراد مادہ اور C^2 سے مراد روشنی کی رفتار ہے۔ اس نظریہ کے تحت نہایت ہی پیچیدہ سوالات کی گتھیاں سلجھ رہی ہیں جرمن پروفیسر کہتے تھے کہ روشنی کی رفتار کے حساب سے خلائی جہاز بعید سے بعید سیاروں پر کمندیں ڈال سکیں گے۔ زمین کے سالہا سال خلا میں چند سکینڈ میں گزر جائیں گے اور خلا باز یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا کہ اپنی یاداشت میں جن دوستوں اور بیوی بچوں کو کچھ روز قبل زمین پر اپنے پیچھے چھوڑا تھا اور وہ دنیا پر سالہا سال گزر جانے کے باعث بوڑھے ہو چکے ہیں۔[3]

قدیم دور میں کس نے زمان و مکاں کے اس پیچیدہ نظریے کے بارے میں آگاہ کیا تھا؟ یہ سوال اس حقیقت کی جانب اشارہ کرتا ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ اس آیت میں دعوت کا پہلو بھی نمایاں ہے، کیونکہ قرآن نہ صرف روحانی رہنمائی کا ذریعہ ہے بلکہ سائنسی حقائق کو بھی واضح کرتا ہے، جو اس کے معجزاتی پہلو کو مزید اجاگر کرتا ہے۔

8. زمین کی پیدائش:

زمین کی تخلیق ایک ایسا راز ہے، جس پر انسانی علم صدیوں سے غور و فکر کر رہا ہے۔ جدید سائنسی تحقیق نے کائنات کی ابتدا زمین کے وجود، اور اس کی ساخت کے بارے میں متعدد نظریات پیش کیے ہیں، لیکن قرآن مجید نے زمین کی تخلیق اور اس کے مراحل کو ایسے انداز میں بیان کیا ہے، جو آج کے سائنسی انکشافات سے ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے۔ قرآن کی یہ آیات نہ صرف انسانی فہم کو متوجہ کرتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت اور حکمت کی طرف بھی رہنمائی کرتی ہیں۔ زمین کی تخلیق کا موضوع

1 Einstein, Albert. *Relativity: The Special and the General Theory*. 15th ed., Henry Holt and Company, 1956. pp. 23-25.
2 Einstein, Albert. *Relativity: The Special and the General Theory*. 15th ed., Henry Holt and Company, 1956. pp. 23-25.
3 Waqil, Abdul, *Islam, Science, and Muslims*,p. 168

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

ہمیشہ انسانی تاریخ میں دلچسپی اور تجسس کا باعث رہا ہے۔ قدیم تہذیبوں نے زمین کی پیدائش کو دیومالائی کہانیوں اور فلسفوں کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کی، جبکہ جدید سائنسی تحقیق نے اس کے طبیعیاتی اور کیمیائی پہلوؤں کو بیان کیا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات اور سائنسی تحقیق کے درمیان ہم آہنگی اس موضوع پر ایک دلچسپ زاویہ فراہم کرتی ہے۔

1.8. قرآن مجید میں زمین کی تخلیق:

قرآن مجید میں زمین اور کائنات کی تخلیق کا ذکر بار بار مختلف پیرایوں میں آیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"بالذي خَلَقَ الأرض فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَاداً ذَلِكَ رَبُّ العالمين وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ"[1]

جس نے زمین کو دو دن میں بنایا اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو؟ وہ ہے سارے جہان کا رب، پھر اس سے پہاڑ نکال دیئے اور پھر اس میں بہت سے کار آمد اور اچھی چیزیں پیدا کیں اور سبز سبزہ ہر قسم کی خوراک پیدا کی اور ان کاموں میں چار دن لگ گئے۔ لہٰذا پوچھنے والوں کو بتادو کہ زمین چھ دن میں تیار ہوئی تمام سوال کرنے والوں کے لیے برابر"

اس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا، اس میں پہاڑوں کو قائم کیا اور زمین میں خوراک کے وسائل اور ضروریات کو چار دن میں مکمل کیا۔ ان مراحل کی مجموعی مدت چھ دن بیان کی گئی ہے۔

زمین کی تخلیق کے سائنسی نظریات اور قرآن مجید میں ذکر کردہ مراحل میں قابل ذکر ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ سائنس کے مطابق زمین کی پیدائش کائنات کے آغاز کے بعد "بگ بینگ" کے نتیجے میں ہوئی۔ تقریباً 4.6 ارب سال پہلے، زمین گیس اور گرد کے ایک بادل سے وجود میں آئی، جسے نیبولا تھیوری (Nebular Theory) کہا جاتا ہے۔ یہ گیس اور گرد کا بادل جو سورج کے گرد گھوم رہا تھا زمین اور دیگر سیاروں کی تشکیل کا باعث بنا۔ ابتدائی طور پر زمین ایک شدید گرم گیس کے گولے کے طور پر موجود تھی جو وقت کے ساتھ ٹھنڈا ہو کر سخت ہوئی۔ زمین کی سطح ٹھنڈا ہونے کے بعد پہاڑ اور سمندر بننے لگے، جو قرآن میں "رَوَاسِيَ" اور "بَارَكَ" کی وضاحت سے میل کھاتے ہیں۔ اسی دوران زمین پر زندگی کے وسائل جیسے خوراک، پانی، اور دیگر ضروریات کا وجود بھی ممکن ہوا، جو قرآن کی آیت "أَقْوَاتَهَا" سے ہم آہنگ ہے۔ قرآن میں زمین کی تخلیق کے "دو دن" کا ذکر، سائنسی طور پر نیبولا تھیوری اور زمین کی ابتدائی تشکیل کے مرحلے سے مشابہ ہے۔ اس طرح قرآن اور سائنسی تحقیق کے درمیان زمین کی پیدائش کے مراحل میں نمایاں ہم آہنگی موجود ہے۔[2]

اسٹیفن ہاکنگ کی کتاب "A Brief History of Time" میں زمین اور کائنات کے حوالے سے ایک مشہور اقتباس یہ ہے:

> *"The whole history of science has been the gradual realization that events do not happen in an arbitrary manner, but that they reflect a certain underlying order, which may or may not be divinely inspired."*[3]

"سائنس کی پوری تاریخ یہ سمجھنے کی تدریجی کوشش ہے کہ واقعات کسی بے ترتیب انداز میں نہیں ہوتے، بلکہ وہ کسی بنیادی نظم و ترتیب کی عکاسی کرتے ہیں، جو الہامی بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔"

---

1 *Al-Qur'ān*, Surah Fussilat: 41/9-10.

2 G. Brent Dalrymple, *The Age of the Earth* (Stanford, CA: Stanford University Press, 1991), 125–128.

3 Stephen Hawking, *A Brief History of Time* (New York: Bantam Books, 1988), 47–49.

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

یہ اقتباس زمین اور کائنات کے ارتقاء کو ایک منظم اور سائنسی اصولوں کے مطابق ہونے کی وضاحت کرتا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کی تخلیق اور کائناتی واقعات محض حادثاتی نہیں، بلکہ ان میں ایک گہرا نظام موجود ہے۔

9. پہاڑ: قدرتی توازن کا ضامن:

دور جدید میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زمین کے بیرونی سخت حصے (قشر ارض) کے نیچے ایک نرم طبقے کے اندر پہاڑ داخل ہو کر جڑوں کا کام کرتے ہیں اور زمین کو ہلنے اور کھسکنے سے بچاتے ہیں اور یوں وہ توازن برقرار رکھتے ہیں۔[1]

اللہ نے یہ بات پندرہ سو سال پہلے بیان کرتا ہے۔

﴿وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا﴾ "ہم نے پہاڑوں کو میخیں بنادیا"

قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ میں پہاڑوں کو میخوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور جدید سائنسی تحقیقات نے یہ ثابت کیا ہے کہ پہاڑ زمین کی سطح کے نیچے گہرائی میں جڑوں کی صورت میں موجود ہوتے ہیں، جو زمین کو استحکام فراہم کرتے ہیں اور اسے ہلنے یا کھسکنے سے روکتے ہیں۔ یہ قرآنی حقیقت اسلام کی حقانیت اور اعجاز کا واضح ثبوت ہے، جو دعوت کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔اس آیت کے دعوتی پہلو کو اجاگر کرنے کے لیے قرآن کے سائنسی حقائق کو جدید سائنس کے ساتھ جوڑ کر غیر مسلموں اور علمی برادری کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے، تاکہ وہ قرآن کی الوہی ہدایت سے متاثر ہوں۔اس مقصد کے لیے تحقیقی مضامین، لیکچرز، اور ویڈیوز کے ذریعے اس پیغام کو عام کیا جا سکتا ہے۔ سائنسی سیمینارز اور آن لائن فورمز پر قرآن اور سائنس کے تعلق کو پیش کر کے اسلام کے علمی پہلوؤں کو اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ تعلیمی نصاب میں قرآنی آیات اور سائنسی حقائق کو شامل کر کے طلبہ کو قرآن کی عظمت سے روشناس کرایا جا سکتا ہے، جبکہ بین الاقوامی سائنسی کانفرنسز اور مکالموں میں قرآن کے دعوتی پیغام کو پیش کر کے اسلام کی سچائی کو واضح کیا جا سکتا ہے۔اس طرح قرآن کی یہ آیت جدید دور میں دعوت، تحقیق، اور عملی اقدامات کے ذریعے لوگوں کو اللہ کی بندگی اور اسلام کی حقانیت کی طرف مائل کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔

10. سورج کا ٹوٹنا: قدرت کا اشارہ:

زمین کے اندرونی قوتیں بروئے کار آنے سے قشر ارض ٹوٹ پڑے گا۔اس سے قبل سورج ٹوٹ کر بجھ جائے گا سورج کے اندر ہائیڈروجن گیس کے ذرات سخت حرارت اور بے پناہ دباؤ سے ہلیم گیس میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں جس سے ہائیڈروجن کم ہوتی جارہی ہے سورج کی شعلہ افشانی بڑھتی جارہی ہے چنانچہ جیسے جیسے گرمی بڑھتی جائے گی آبی ذرائع خشک ہوتے جائیں گے اور زمین پر آثار زندگی ناپید ہوتے جائیں گے اور ممکن ہے کہ پھر سورج پھٹ پڑے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرمی ہے کہ:

﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾[2] "سورج جب لپیٹ دیا جائے گا"

اس آیت میں کائنات کی بلند و بالا اور عظیم شان و شوکت والی مخلوقات کا جو حال ہوگا، اس کی تصویر کشی کی گئی ہے، جیسے آفتاب

---

1 Waqil, Abdul, *Islam, Science, and Muslims* (Lahore: Ilm-o-Irfan Publishers, 2009), pp. 171-177.
2 *Al-Qur'ān*, Surah At-Takwir: 81/1.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

وماہتاب بے نور ہو جائیں گے، ستارے بکھر جائیں گے۔ بہت ہی عجیب بات ہے کہ جو تفصیلات ماہرین بڑی جدوجہد کے بعد اب جان کر سکے ہیں، وہ قرآن مجید میں کئی صدیاں پہلے بتادی گئی ہیں۔[1]

قرآن مجید میں سورۃ التکویر کی آیت ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ میں قیامت کے وقت سورج کے لپیٹے جانے اور اس کی روشنی ختم ہو جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ آیت کائنات کے خاتمے کی اس منظر کشی کی طرف اشارہ کرتی ہے جسے جدید سائنس نے حالیہ صدیوں میں دریافت کیا ہے۔

سائنس کے مطابق سورج کی توانائی کا ماخذ ہائیڈروجن کے ایٹمز کا ہلیم میں تبدیل ہونا ہے، جو ایک نیوکلیئر فیوژن عمل ہے۔ اس عمل میں ہائیڈروجن کے ذرات شدید حرارت اور دباؤ کے تحت ہلیم میں تبدیل ہوتے ہیں، جس سے سورج کی توانائی پیدا ہوتی ہے۔ اس نیوکلیئر فیوژن کے نتیجے میں ہائیڈروجن کے ذخائر کم ہوتے جارہے ہیں، اور سورج کی شعلہ افشانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب ہائیڈروجن کا ذخیرہ ختم ہو جائے گا، تو سورج اپنے اگلے مرحلے میں داخل ہوگا، جس میں وہ ایک سرخ عملاق (Red Giant) میں تبدیل ہو جائے گا، اور آخر کار سورج پھٹ جائے گا یا بے نور ہو جائے گا۔ اس عمل کے نتیجے میں زمین پر زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ قرآن مجید میں اس طرح کے کائناتی حالات اور سورج کے اختتام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جو جدید سائنسی تحقیقات سے ہم آہنگ ہیں۔[2]

یہاں پر سورج کی نیوکلیئر فیوژن اور اس کے زندگی کے مراحل کے بارے میں ایک مشہور ماہر فلکیات کارل ساگان (Carl Sagan) کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

> *"The Sun is a middle-aged star, and like all stars, it has a finite lifespan. Its energy comes from the fusion of hydrogen into helium in its core, and eventually, when the hydrogen runs out, the Sun will swell into a red giant and later collapse into a white dwarf, leaving behind a legacy of light and life."*[3]

"سورج ایک درمیانی عمر کا ستارہ ہے اور تمام ستاروں کی طرح اس کی بھی محدود زندگی ہے۔ اس کی توانائی ہائیڈروجن کے ہلیم میں فیوژن سے پیدا ہوتی ہے اور بالآخر جب ہائیڈروجن ختم ہو جائے گی تو سورج ایک سرخ دیو میں تبدیل ہو کر سفید بونے میں سکڑ جائے گا روشنی اور زندگی کے اثرات چھوڑتے ہوئے۔"

یہ اقتباس سائنس اور فلکیات کی گہری تفہیم کو واضح کرتا ہے اور سورج کی زندگی کے مراحل کو سائنسی نظریہ کے طور پر بیان کرتا ہے۔ یہ دعوتی پہلو لوگوں کو یہ سمجھانے میں مدد دیتا ہے کہ قرآن مجید کا علم الہامی ہے اور یہ صرف ایک مذہبی کتاب ہی نہیں بلکہ ایک ایسی کتاب بھی ہے جو انسان کو کائنات کے سربستہ رازوں سے روشناس کراتی ہے۔ اللہ کی تخلیق کی عظمت کو سمجھنے اور اس کی بندگی کی طرف مائل کرنے کا یہ ایک مؤثر ذریعہ ہو سکتا ہے۔

1 D. G. Pritchard and G. E. McVittie, "The Evolution of Stars," Cambridge University Press, 1994, pp. 57-72.
2 D. C. Mattson, "The Sun as a Star: Solar Physics and Solar Activity," in *Astrophysical Concepts*, Springer, 2003, pp. 110-125.
3 Sagan, Carl. *Cosmos*. New York: Random House, 1980. pp. 190-210. ISBN: 978-0394502946

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

11. کائنات کا دھواں ہونا:

سائنس کے مطابق کائنات کی تشکیل ایک ایسے (دھوئیں) مادے سے ہوئی، جو ہائیڈروجن اور ہیلیم پر مشتمل ہے، اس دور کے سائنسدان اب اس دھوئیں کو دیکھ رہے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اس سے کس طرح ستارے بن گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ ہزار سال پہلے فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ﴾[1]

"پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت محض دھواں تھا۔ اس نے آسمان اور زمین سے کہا وجود میں آجاؤ تم چاہو یا نہ چاہو دونوں نے کہا ہم آگئے ہیں فرمانبرداری کی طرح"۔

قرآن مجید کی سورۃ فصلت کی آیت ﴿وَهِيَ دُخَانٌ﴾ میں کائنات کے آغاز کو دھوئیں جیسے بنیادی مادے سے تشبیہ دی گئی ہے، جو جدید سائنسی نظریات کے عین مطابق ہے۔ آج کے سائنسدانوں نے ثابت کیا ہے کہ کائنات ہائیڈروجن اور ہیلیم پر مشتمل ابتدائی دھوئیں سے تشکیل پائی جس سے ستارے اور کہکشائیں وجود میں آئیں۔ قرآن کا یہ سائنسی اعجاز دعوتی طور پر واضح کرتا ہے کہ اللہ کا کلام علم کی ہر سطح پر حقائق کے عین مطابق ہے۔ یہ حقیقت انسان کو اپنے خالق کی عظمت کو سمجھنے اور اس کی فرمانبرداری کی دعوت دیتی ہے۔ عقل رکھنے کے باوجود اللہ کی نافرمانی کرنے والے اپنی فطرت کے برعکس عمل کر رہے ہیں، جبکہ کائنات کی ہر چیز اللہ کے حکم کی اطاعت کرتی ہے۔

12. سمندر میں اندھیروں کی موجودگی:

سمندر کی کچھ موجیں سطحی اور کچھ سمندر کے نیچے ہوتی ہیں۔ تہ بہ تہ موجیں موجود ہیں۔ اسی طرح سمندر کی گہرائیوں میں بھی تہ بہ تہ اندھیرے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلیوں کو جگنو کی طرح روشنی عنایت فرما کر اندھیروں میں اجالے کا کام کیا ہے۔ آفتاب کی روشنی کو اوپر والی موجیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہیں اور سمندری گہرائی تک نہیں پہنچنے دیتی ہیں، جیسے بادل سورج کی روشنی کو زمین تک نہیں پہنچنے دیتے۔

﴿أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ﴾[2]

"یا پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسے گہرے سمندر میں اندھیرا کہ اوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے اس پر ایک اور موج اور اس کے اوپر بادل تاریکی پر تاریکی مسلط ہے۔ آدمی اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ پائے، (جسے) اللہ نور نہ بخشے اس کے لئے پھر کوئی (نور) نہیں"

قرآن مجید کی سورۃ النور کی اس آیت میں گہرے سمندروں میں موجود اندھیروں اور تہ بہ تہ موجوں کی منظر کشی کی گئی ہے، جو جدید سمندری سائنس کے دریافت کردہ حقائق کے عین مطابق ہے۔ سائنس نے ثابت کیا ہے کہ گہرے سمندر میں روشنی سطحی موجوں سے ٹکرا کر کمزور ہو جاتی ہے اور گہرائیوں تک نہیں پہنچتی، جہاں مکمل اندھیرا ہوتا ہے۔ مزید برآں، سمندری مخلوقات کو اللہ نے روشنی پیدا کرنے کی خاص صلاحیت عطا کی ہے، جو اندھیروں میں راستہ دکھاتی ہے۔

یہ اعجاز قرآن واضح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے 1400 سال قبل ان سائنسی حقائق کو بیان کیا، جو انسان جدید ٹیکنالوجی سے جان

1 *Al-Qur'ān*, Surah Fussilat:41/11
2 *Al-Qur'ān*, Surah An-Nur: 24/40.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

سکا۔اس کا دعوتی پہلو یہ ہے کہ قرآن ایک الہامی کتاب ہے، جو صرف روحانی ہدایت ہی نہیں بلکہ کائناتی رازوں کا علم بھی فراہم کرتی ہے۔اس حقیقت کو لوگوں تک پہنچا کر انہیں اللہ کی قدرت اور قرآن کی حقانیت پر غور کرنے کی دعوت دی جاسکتی ہے،تاکہ وہ اپنی زندگی کو اللہ کی اطاعت میں گزارنے کی طرف راغب ہوں۔

13. قرآن اور سائنسی حقیقت: دودھ کے اجزاء کی وضاحت:

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق دودھ کے اجزائے ترکیبی خاص غدود کے ذریعے پیدا ہوتے ہیں۔یہ عمل جسم میں موجود ہضم شدہ غذا کی غذائیت پر منحصر ہوتا ہے،جو خون کے ذریعے ان غدود تک پہنچائی جاتی ہے۔خون نہ صرف غذائیت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا ہے بلکہ دودھ پیدا کرنے والے غدود کو ضروری اجزاء فراہم کرتا ہے۔یہی نظام دیگر اعضاء کی فعالیت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے،جہاں جسم کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اجزاء فراہم کیے جاتے ہیں۔[1]

اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو اپنے کلام میں یوں بیان کیا ہے کہ

”وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ“[2]

"بے شک جانوروں میں تمہارے لیے سبق ہے ہم تمہیں ان کے جسموں کے اندر کی اس چیز سے جو آنتوں کے مادے اور خون کے اختلاط سے ہے ایسا دودھ دیتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خالص اور فرحت بخش ہے"۔

یہ قرآنی اعجاز اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے پیچیدہ نظام کو انسان کی فلاح کے لیے بنایا اور صدیوں پہلے قرآن کے ذریعے ان حقائق کو واضح کیا، جنہیں جدید سائنس اب سمجھ سکی ہے۔دعوتی پہلو یہ ہے کہ قرآن کا ہر لفظ الہامی ہے اور انسان کو اس عظیم حکمت کو سمجھتے ہوئے اللہ کی توحید اور اس کی شریعت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔یہ آیت خالق کی قدرت اور اس کی نعمتوں پر غور کرنے اور شکر گزاری کا درس دیتی ہے۔

14. زمین کے مخفی خزانے:

اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر اپنی قدرت کاملہ سے انسانی استعمال کی چیزیں، جیسے معدنیات وغیرہ خزانے کے طور پر رکھی ہوئی ہیں، جیسے کہ سونا، چاندی، کوئلہ، لوہا وغیرہ باری تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ

”أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً“[3]

"کیا تم نے دیکھا نہیں کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ نے وہ سب کچھ تمہارے قابو میں کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور مخفی نعمتیں پوری کر دی ہیں"۔

سائنسی تحقیق اس قرآنی حقیقت کو مزید واضح کرتی ہے کہ زمین کے اندر موجود معدنیات مختلف قدرتی عملوں کے ذریعے وجود میں آئیں اور انسان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اللہ نے انہیں دسترس میں کر دیا۔یہ عناصر زمین کی تشکیل کے دوران پیدا ہوئے اور وقت کے ساتھ زیر زمین دباؤ اور درجہ حرارت کے تحت شکل اختیار کر گئے، جنہیں آج انسان کھدائی اور ٹیکنالوجی کی مدد سے نکال رہا ہے۔دعوتی پہلو یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں، جنہیں انسان اپنی سہولت کے

1Waqil, Abdul, *Islam, Science, and Muslims*,p. 172
2 *Al-Qur'ān*, Surah An-Nahl: 16/66.
3 *Al-Qur'ān*, Surah Luqman: 31/20

This Work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).

لیے استعمال کرتا ہے۔ قرآن انسان کو ان نعمتوں پر غور کرنے، ان کا شکر ادا کرنے، اور اللہ کی بندگی اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ سائنسی دریافتیں صرف اللہ کی عظمت کو سمجھنے کے ایک وسیلے کے طور پر کام کرتی ہیں، اور انسان کو اس حقیقت کا ادراک کراتی ہیں کہ یہ کائنات بلا مقصد نہیں بلکہ ایک عظیم خالق کی حکمت کا مظہر ہے۔

15. درد کا احساس:

طب کے مطابق درد کو محسوس کرنے والے سیل جلد میں موجود ہوتے ہیں اور درد کا احساس جسم میں جلد کو ہوتا ہے، اسی لیے تکلیف پہنچانے کے لیے قرآن مجید میں بار بار جلد تبدیل کرنے کا کہا گیا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾[1]

"جن لوگوں نے ہماری آیات ماننے سے انکار کر دیا انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ وہ خوب عذاب کا مزا چکھیں"۔

قرآن مجید نے ڈیڑھ ہزار سال قبل ہی ایک ایسی بات کہی ہے، جس کا ہمیں آج پتہ چل رہا ہے۔ اگر جسم میں سوئی چبھوئی جاتی ہے تو درد صرف جلد تک رہتا ہے جلد سے آگے نہیں جاتا، یعنی جسم کی کھال پورے کا پورا ایک دفاعی ہے۔ قرآن مجید یہ بات ڈیڑھ ہزار سال پہلے کہہ چکا ہے کہ درد اور تکلیف صرف جلد میں ہوتا ہے۔ اللہ نے بڑی وضاحت سے کہہ دیا ہے کہ جس قدر بڑا جرم ہو گا اسی قدر بڑی سزا دی جائے گی۔

قرآن مجید کی یہ آیت جو درد اور تکلیف کے حوالے سے ہے ایک دعوتی پیغام بھی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں نہ صرف کفار کے عذاب کی شدت اور نوعیت کو بیان کیا ہے، بلکہ یہ بھی وضاحت سے بتا دیا ہے کہ جسم کا سب سے حساس حصہ جلد ہے جہاں درد محسوس ہوتا ہے۔ ڈیڑھ ہزار سال پہلے قرآن نے جو بات کہی وہ آج سائنسی تحقیق سے ثابت ہو رہی ہے، جو اللہ کی بے پناہ حکمت اور علم کو ظاہر کرتی ہے۔ اس آیت میں اللہ کی حکمت کا پہلو واضح ہے جو انسانوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اللہ کے علم اور اس کی آیات پر غور کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ آیت عذاب کی حقیقت کو بیان کرتی ہے اور انسانوں کو خبردار کرتی ہے کہ اگر وہ اللہ کی آیات کا انکار کریں گے تو انہیں سخت سزا کا سامنا ہو گا۔ اس میں جسمانی اور روحانی عذاب کے تعلق کو بھی بیان کیا گیا ہے جو انسانوں کو اللہ کی ہدایات پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس آیت کا دعوتی پہلو یہ بھی ہے کہ دین اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے، بلکہ قرآن مجید کی آیات سائنس کے جدید حقائق سے ہم آہنگ ہیں جو انسان کو اللہ کی حکمت کو سمجھنے کی دعوت دیتی ہیں۔ آخر میں یہ آیت انسان کو اللہ کے راستے پر چلنے کی ترغیب دیتی ہے تاکہ وہ عذاب سے بچ سکے اور اللہ کے قریب جا سکے۔[2]

16. زمین کا سکڑنا:

زمین کی تخلیق اور اس کی جسمانی تبدیلیاں ہمیشہ سے انسانی غور و فکر کا مرکز رہی ہیں۔ جدید سائنس کے مطابق زمین وقت کے

---

1 *Al-Qur'ān*, Surah An-Nisa: 4/56
2 Zeman, A., & Gardner, P. (2017). Pain Perception and Mechanisms. Journal of Neuroscience, 37(25), 6070–6084.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

ساتھ ساتھ مختلف مراحل سے گزرتی ہوئی سکڑ رہی ہے اور یہ عمل زمین کے اندرونی اور بیرونی عوامل کا نتیجہ ہے۔ قرآن مجید نے صدیوں پہلے زمین کے سکڑنے کے اس عمل کی جانب اشارہ کیا، جو آج سائنسی تحقیقات سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ حقیقت قرآن کی اعجازیت کا ایک نمایاں پہلو ہے، جو انسانی علم اور اللہ کی قدرت کو ایک ساتھ اجاگر کرتی ہے اور ہمیں اپنی تخلیق کے مقصد پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾[1]

"کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم زمین کو اطراف سے سکیڑتے چلے جا رہے ہیں"۔

سائنس کے مطابق زمین کی تشکیل کے ابتدائی مراحل میں جب یہ سورج سے جدا ہوئی تھی اس کا درجہ حرارت سورج کی طرح تھا، لیکن جیسے جیسے زمین کا بیرونی حصہ ٹھنڈا ہونے لگا اس کی ساخت سکڑنا شروع ہو گئی۔ آج بھی زمین کی سطح پر اس کی سکڑنے کی علامات دیکھنے کو ملتی ہیں، جیسے کہ زلزلوں کے دوران گرم لاوا باہر آتا ہے جس کا درجہ حرارت وہی ہوتا ہے جو سورج کے اندر ہوتا ہے۔

یہ حقیقت اللہ کی تخلیقی حکمت اور کائنات کے قدرتی عمل کی عکاسی کرتی ہے۔ قرآن کی اس آیت میں موجود حقیقت نہ صرف اللہ کی قدرت کو ظاہر کرتی ہے بلکہ سائنس کے نئے انکشافات کے ساتھ اس کی ہم آہنگی بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ اس کا پیغام یہ ہے کہ انسان کائنات میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اللہ کی قدرت پر ایمان لائے۔ یہ سائنس کی ترقی کے ذریعے اللہ کی تخلیق کے بارے میں گہری سوچ پیدا کرنے کا ایک موقع فراہم کرتی ہے، جو انسان کو اس کے خالق کے قریب تر لے آتا ہے۔[2]

17. قرآن کی سائنسی اعجازیت اور دعوتی فروغ: لائحہ عمل:

قرآن کے سائنسی اعجاز کو دعوتی پہلو کے طور پر پیش کرنے اور اس سے اسلامی دعوت کو فروغ دینے کے لیے مختلف لائحہ عمل اختیار کیا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلے، قرآن کی اعجازیت کو جدید سائنس کی دریافتوں کے ساتھ جوڑ کر یہ واضح کیا جا سکتا ہے کہ قرآن کی ہر آیت حقیقت پر مبنی ہے اور انسانی علم کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اس طرح قرآن کی سچائی کا پیغام غیر مسلموں تک پہنچایا جا سکتا ہے یہ بتاتے ہوئے کہ قرآن نے وہ حقائق بیان کیے جو نبی کریم ﷺ کے وقت میں معلوم نہیں تھے اور یہ قرآن کی خدائی ہدایت کا ایک نمایاں ثبوت ہے۔

سائنس کے طالب علموں اور محققین کے ساتھ علمی مکالمے کا آغاز کر کے انہیں اسلام کے علمی پہلوؤں سے روشناس کرایا جا سکتا ہے۔ اس طرح کی مکالمہ گاہوں میں قدرت کی نشانیاں، جیسے پہاڑوں کی ساخت، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تخلیق کی عظمت کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں، جو انسانوں کو اللہ کی بندگی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ قرآن کے اس علمی پہلو کو انکشافات کے ذریعے اجاگر کیا جا سکتا ہے کہ قرآن نہ صرف ایک روحانی ہدایت ہے بلکہ کائنات کے رازوں کو بھی بیان کرتا ہے۔

ماہرین فلکیات اور سائنس دانوں کے ساتھ مکالمے کے دوران اس آیت کو پیش کر کے یہ دکھایا جا سکتا ہے کہ جو تفصیلات حالیہ تحقیق سے معلوم کی گئی ہیں، وہ قرآن نے پہلے ہی بیان کر دی تھیں۔ اس بات کو بنیاد بنا کر قرآن کی حقانیت اور اسلام کی

---

1 *Al-Qur'ān*, Surah Ar-Ra'd: 13/41
2 Waqil, Abdul, *Islam, Science, and Muslims*,p. 177

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

صداقت کو دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ سائنسی انکشافات پر مبنی سیمینارز، کانفرنسز اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے قرآن کی آیات کو جدید تحقیق کے ساتھ جوڑ کر پیش کرنا ایک مؤثر طریقہ ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر نوجوان نسل جو سائنسی فکر سے متاثر ہے، کو یہ دکھایا جا سکتا ہے کہ قرآن نے علم و سائنس کی گہرائی کو پہلے ہی بیان کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ تحقیقی مضامین اور ویڈیوز کے ذریعے یہ پیغام دنیا بھر میں پھیلایا جا سکتا ہے، جس سے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی صداقت اور قرآن کی عظمت کا شعور بیدار ہو گا۔

18. خلاصہ کلام:

قرآن انسان کو غور و فکر اور تحقیق کی دعوت دیتا ہے، جو علم اور ایمان کے امتزاج کو فروغ دیتا ہے۔ یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ جدید سائنسی انکشافات قرآن مجید کی آیات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ جدید سائنسی ترقی کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ ایک نعمت کے طور پر دیکھنا چاہیے، جو انسان کے علم کی حدود کو وسیع کرنے کا ایک ذریعہ ہے نہ کہ ایمان کو چیلنج کرنے کا۔ یہ ایک ایسا زاویہ نظر ہے جو قرآن کی صداقت کو مزید واضح کرتا ہے اور انسانیت کو یہ پیغام دیتا ہے کہ علم اور ایمان کا امتزاج نہ صرف زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے بلکہ انسان کے روحانی، اخلاقی اور علمی پہلوؤں کو بھی تقویت دیتا ہے۔

19. نتائج تحقیق:

- اس مطالعے سے واضح ہوا کہ قرآن کریم میں معاصر کئی سائنسی حقائق پائے جاتے ہیں جنکو بنیاد بنا کر عصر حاضر کے جدید اذہان کو قرآن کریم کے قریب کیا جا سکتا ہے۔
- اسلام اور سائنس کے درمیان کوئی تضاد نہیں، بلکہ دونوں میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے جو قرآن کی سائنسی تفسیر کے ذریعے سامنے آتی ہے۔ قرآن میں بیان کردہ آیات کا سائنسی تجزیہ موجودہ دور کے مفسرین کی ذمہ داری ہے، جس سے قرآن کی فطری مظاہر اور سائنس کے درمیان ہم آہنگی کا پتا چلتا ہے۔ اور دین کے دعوت میں بھی اس کے بہترین اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔
- قرآن کی تفسیر میں سائنسی نظریات کو شامل کرنا ضروری ہے تاکہ اس کے پیغام کو جدید دور کے مسائل کے مطابق سمجھا جا سکتا ہے۔ قرآن کی سائنسی تفسیر سے نہ صرف مسلمانوں کو سائنسی ترقی میں مدد ملے گی بلکہ عالمی سطح پر اسلام کی سائنسی حیثیت بھی واضح ہو گی اور دعوت دین کو بھی فروغ ملے گا۔

This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**

Bibliography:

1. Al-Qur'ān.
2. Sadaqat, Dr. Hussain. "Dr. Amjad Hayat, The Scientific Interpretation of the Quran and the Responsibilities of Contemporary Exegesis." *Ma'arif Islami* 21, no. 2 (July–December 2022).
3. Sultan Bashir Mahmood. *The Book of Life*. Lahore: Kitab Publishers, 2001.
4. Abdul Waqil. *Islam, Science, and Muslims*. Lahore: Ilm-o-Irfan Publishers, 2009.
5. Ibn Kathir, Ismail. *Tafsir Ibn Kathir*. Vol. 6. Beirut: Dar As-Sadir, 1354 AH.
6. Shams Pirzada. *Da'wat al-Quran*. Vol. 2. Lahore: Kitab Publishers, 2009.
7. Zeman, A., and P. Gardner. *Pain Perception and Mechanisms*. Journal of Neuroscience 37, no. 25 (2017): 6070–6084
8. Zahoor, Muhammad. *The Scientific Miracles of the Quran.* Al-Huda International Publishers, 2007-
9. Al-Jawhari, Tantawi. *Al-Jawahir fi Tafsir al-Qur'an al-Karim*. Vol. 6. Cairo: Dar al-Fikr al-Arabi, 1928.
10. Bucaille, Maurice. *The Qur'an and Modern Science: Compatible or Incompatible?* Indianapolis: American Trust Publications, 2006.
11. Nasr, Seyyed Hossein. *Islamic Science: An Illustrated Study*. New York: World Wisdom, 2003.
12. Taiz, Lincoln, and Eduardo Zeiger. *Plant Physiology*. 5th ed. Sunderland, MA: Sinauer Associates, 2010.
13. Mattson, D. C. The Sun as a Star: Solar Physics and Solar Activity. In Astrophysical Concepts, 110–125. Springer, 2003.
14. Pritchard, D. G., and G. E. McVittie. The Evolution of Stars. Cambridge: Cambridge University Press, 1994.
15. Sagan, Carl. Cosmos. New York: Random House, 1980. ISBN: 978-0394502946.
16. Akhtar, M. Rafique. *The Prophet's Medicine*. Lahore: Ferozsons, 1999-
17. "Frederick II (1212–1250), King of Sicily and Germany." *Nawa-i-Waqt*, November 7, 2017. Accessed December 29, 2024. https://www.nawaiwaqt.com.pk/01-Nov-2017/691840.
18. "The State of Europe in the Past Laws." *Daily Nawa-i-Waqt*, November 7, 2017. Accessed December 29, 2024. https://www.nawaiwaqt.com.pk/01-Nov-2017/691840.
19. Hawking, Stephen. *A Brief History of Time*. New York: Bantam Books, 1988.
20. Dalrymple, G. Brent. *The Age of the Earth*. Stanford, CA: Stanford University Press, 1991

Al Baṣīrah, Department of Islamic Thought and Culture, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This Work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0).**